السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی بسااوقات جہازوں کی نگرانی کررہا ہوتا ہے اور کسی جہاز کے اترنے کا اور کسی کے پرواز کا حکم جاری کررہا ہوتا ہے۔ بسااوقات پورا نماز کا وقت گزر جاتا ہے اور اگر وہ اپنی ڈیوٹی چھوڑدے تو کتنی ہی جانوں کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے تو اس کا کیا حل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسے آدمی کو چاہیے کہ وہ نمازوں کی تیاری کرکے جائے اور نمازوں کے درمیان جمع کرے ایسی صورت میں دونوں کو اپنے اپنے وقت میں پڑھے۔ مقیم کی نسبت جمع کرنا نمازوں کے درمیان یہ ایسا معاملہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وسعت رکھی گئی ہے۔ مسلمانوں کی آسانی کے لیے کہ جس طرح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے:

جَمَعَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِیْنَةِ، فِی غَیْرِ خَوْفٍ، وَلَا مَطَرٍ"، فِی حَدِیثِ وَکِیعٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ فَعَلَ ذٰلِکَ؟ قَالَ: کَیْ لَا یُحْرِجَ أُمَّتَہُ، وَفِی حَدِیثِ أَبِی مُعَاوِیَةَ، قِیلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا "أَرَادَ إِلَی ذٰلِکَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا یُحْرِجَ أُمَّتَہُ

کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر و عصر کی نمازوں کے درمیان جمع کیا اور مغرب و عشاء کے درمیان جمع کیا۔ بغیر خوف اور بارش کے لوگوں نے کہا کہ ابو العباس اس سے آپ کا کیا ارادہ ہے؟ تو فرمایا کہ آپ کا ارادہ یہ ہے کہ اپنی امت کو مشقت میں نہ ڈالیں اور وہ طاقت رکھتا ہے کہ اپنی نماز خفیف پڑھے تاکہ دوبارہ اپنے کام پہ پہنچ جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر انسان اپنے آپ کے بارے میں بصیرت رکھتا ہے تو اس پہ لازم ہے۔ کہ اللہ کے حکم کی پابندی کرے اور اپنا کام بھی امانتداری کے ساتھ کرے تو اس پر لازم ہے کہ دونوں مصلحتوں کے درمیان جمع کرے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

نماز کا بیان صفحہ:192

محدث فتویٰ